© rasailojaraid.com



ما اذن له فیه ولو جعل من غیر اذن صار ضامنا بحکم الرھن وقابضا للغصب وان ترك الاستعمال عاد لکونه رھنا ولو استعمل المرتھن باذن الراھن فان ھلك حالة الانتفاع لم یسقط من الدین شیئ لانه بالاذن صار مقبوضا بحکم العاریة وان خالف وھلك فی حال الاستعمال یضمن ضمان الغصب۔

۲۔ موات زمین کی تشریح ضرور ہونی چاہیئے، کہ آیا اس میں وہ زمین بھی آتی ہے جو کسی ذمّی یا مسلم کی مملوک ہونے کے باوجود بہت زمانے سے غیر آباد اور بنجر پڑی ہو، جیساکہ ہمارے علاقوں میں ہے۔ یا کہ نہیں۔ ظاہر تو اوّل ہے، حدیث۔ من احیٰ ارضا میتا فھی له۔ نیز حضرت عروہؓ کی روایت جسکو ابو داؤد لایا ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضیٰ ان الارض ارض اللہ والعباد عباد اللہ ومن احیٰ مواتا فھو احق به وفی روایة من احاط حائطا علی ارض فھی له۔ اس پر مضبوط دلیل ہے اور ان احادیث سے مطلق موات زمین خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو، ظاہراً معلوم ہوتا ہے اور چونکہ یہ مسئلہ وطن اور عام مسلمانوں کی منفعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اسکو عام رکھنا چاہیئے، خواہ موات زمین کا مالک ہو یا نہ ہو، ایک اسلامی حکومت کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسی زمینوں کو دوسرے لوگوں کو دیدے کہ وہ ان کو آباد اور قابلِ کاشت بنائیں۔

محمد رحمت اللہ

تنگی نصرت زئی۔ محلہ ابراہیم خیل تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

---

**قصیدہ افغانی** | مقامِ حیرت و تعجب کہ شمارہ بابت ماہ صفر میں ایک قصیدہ بعنوان — قصیدة الرضوانی فی بنی افغانی — شائع ہوا ہے، جس میں جاہلی نظریۂ قومیت کا عنصر غالب ہے۔ خداوند قدوس نے انسانی فضیلت کا مدار تمام تر تقویٰ اور اخلاق و فضائل کو قرار دیا ہے، لیکن صاحب قصیدہ نے افغان قوم کی شرافت اور عزت وجاہت کا سبب شراب نوشی اور قتل و غارت وغیرہ جیسے افعال قبیحہ کو قرار دیا ہے، سوال یہ ہے کہ یہ قصیدہ کسی مسلم افغان قوم کی مدح کے لئے یا کہ کافر افغان قوم کے حق میں ہے؟ اگر ایسا ہے تو ایسی مدح سرائی کیلئے دینی رسائل کے صفحات ناموزوں ہیں، اگر آپ نے بحیثیت افغان ہونے کے اسکو شائع کیا ہے تو یہ قومیت کا جاہلی تصور ہے اور بحیثیت مدیر ہونے کے آپ پر فرض ہے کہ آئندہ شمارہ میں اسلامی نقطۂ نظر سے اسکی تردید فرمائیں، نقشِ آغاز میں آپ کے قلم کی جولانی زندقہ و الحاد افزا نظریات کا کامیاب تعاقب اور

© rasailojaraid.com